السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اذان میں لفظ اللہ اکبر، اللہ اکبر، دونوں کوایک ساتھ ہی کہنا چاہیے یا ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ کہنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس بارے میں کوئی تصریح کسی حدیث میں میری نظر سے نہیں گذری ہے، ہاں عون المعبود سنن ابوداود (۱/۱۸۹) میں ہے :

"اللہ اکبر اللہ اکبر کلمة واحدة ولہذا شرع جمع کل تکبیرتین فی الاذان بنفس واحد کما ذکرہ النووي انتہی"

اللہ اکبر، اللہ اکبر، ایک ہی کلمہ ہے اس لیے اذان میں دونوں تکبیروں کو ایک ہی سانس جمع کرنا مشروع کیا گیا ہے جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت شرح صحیح مسلم (۱/۱٦٤) میں یہ ہے :

"فإن قیل : قد قلتم : أن المختار الذي علیہ الجمہور أن الإقامة إحدی عشرة کلمة منہا اللہ أکبر اللہ أکبر اولا واخرا وہذہ تثنیہ؟ فالجواب ان ہذا وان کان صورة تثنیة فہو بالنسبة الی الاذان افراد ولہذا قال اصحابنا یستحب للموذن ان یقول کل تکبیرتین بنفس واحد یقول فی اول الاذان اللہ أکبر اللہ أکبر بنفس واحد ثم یقول اللہ أکبر اللہ أکبر بنفس آخر"[1]

پھر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ تمہارا کہنا تو یہ ہے کہ جمہور کا مختار مذہب یہ ہے کہ اقامت کے گیارہ کلمات ہیں اور ان میں اللہ اکبر، اللہ اکبر، اقامت کے شروع میں بھی ہے اور اس کے آخر میں بھی ہے اور یہ تو تثنیہ (جوڑا) ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ یہ کلمات بظاہر تثنیہ ہیں، لیکن اذان کی نسبت یہ مفرد ہی ہیں۔ اس لیے ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ موذن کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ دونوں تکبیریں ایک سانس کے ساتھ کہے، چنانچہ وہ اذان کے شروع میں، اللہ اکبر، اللہ اکبر، ایک سانس سے کہے اور پھر اللہ اکبر، اللہ اکبر، دوسرے سانس کے ساتھ کہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری (236/2) میں لکھتے ہیں :

"وقد استشکل عدم استثناء التکبیر فی الإقامة، وأجاب بعض الشافعیة بأن التثنیة فی تکبیرة الإقامة بالنسبة إلی الأذان إفراد، قال النووي : ولہذا یستحب أن یقول المؤذن کل تکبیرتین بنفس واحد. قلت : وہذا إنما یتأتی فی أول الأذان لا فی التکبیر الذي فی آخرہ. وعلی ماقال النووي ینبغی للمؤذن أن یفرد کل تکبیرة من اللتین فی آخرہ بنفس"[2]

اقامت میں تکبیر کے عدم استثناء وارد ہوا تو بعض شوافع نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ اقامت میں تکبیر کا تثنیہ اذان کی نسبت افراد ہی ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اسی لیے مستحب یہ ہے کہ موذن دونوں تکبیروں کو ایک سانس کے ساتھ کہے، میں (ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ یہ عمل اذان کے شروع والی تکبری میں ہوگا نہ کہ اس تکبیر میں جو اذان کے آخر میں ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق موذن کے لیے لائق یہ ہے کہ وہ اذان کے آخر والی دو تکبیروں کو ایک سانس کے ساتھ الگ الگ کہے۔ (کتبہ : محمد عبد اللہ (15/ذی القعدہ 1330ھ)

---

[1] شرح صحیح مسلم للنووي (۴/۷۹)

[2] فتح الباري (۲/۸۳)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 131